استغاثہ

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

دعا، ندا، طلب، سوال، استعانت، استمداد اور استغاثہ کے ایک ہی معنی ہیں۔ استغاثہ اور استعانت دعا ہے۔ عبادت کا اطلاق دعا پر بھی ہوتا ہے۔ عبادت صرف اللہ تعالیٰ کی ہے۔ اللہ کے علاوہ کسی کو رنج و غم، دکھ، تکلیف اور کرب و الم میں پکارنا اور اس سے مافوق الاسباب مدد مانگنا ''شرک فی العبادت'' ہے۔

علامہ صنع اللہ حنفی لکھتے ہیں:

مَنِ اعْتَقَدَ أَنَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ مِنْ نَبِيٍّ أَوْ وَلِيٍّ أَوْ رُوحٍ أَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ فِي كَشْفِ كُرْبَةٍ أَوْ قَضَاءِ حَاجَةٍ تَأْثِيرًا، فَقَدْ وَقَعَ فِي وَادِي جَهْلٍ خَطِيرٍ، فَهُوَ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ السَّعِيرِ.

وَأَمَّا كَوْنُهُمْ مُسْتَدِلِّينَ عَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ مِنْهُمْ كَرَامَاتٌ، فَحَاشَا لِلّٰهِ أَنْ تَكُونَ أَوْلِيَاءَ اللّٰهِ بِهٰذِهِ الْمَثَابَةِ، وَأَنْ يُّظَنَّ بِهِمْ أَنَّ دَفْعَ الضُّرِّ، وَجَلْبَ النَّفْعِ مِنْهُمْ كَرَامَةٌ، فَهٰذَا ظَنُّ أَهْلِ الْأَوْثَانِ، كَمَا أَخْبَرَ الرَّحْمٰنُ : ﴿هٰؤُلَاءِ شُفَعَاءُ نَا عِنْدَ اللّٰهِ﴾، ﴿مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى﴾

''جو یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ کے علاوہ نبی، ولی، روح یا کوئی اور ہستی کو مصیبت دور

کرنے اور حاجت پوری کرنے کا اختیار ہے، تو وہ خطرناک جاہل وادی میں واقع ہوگیا ہے اور وہ جہنم کے دھانے پر کھڑا ہے۔

بعض لوگ دلیل دیتے ہیں کہ اولیائے کرام (حاجب روائی) اپنی کرامات کے ذریعہ کرتے ہیں۔ اللہ کی پناہ اس بات سے کہ اللہ کے ولیوں کو ایسے مقام پر سمجھا جائے اور ان سے یہ گمان رکھا جائے کہ وہ کرامت کے ذریعے لوگوں کی تکلیفیں دور کرتے اور ان کو فائدہ پہنچاتے ہیں، یہ تو بتوں کے پجاریوں کا عقیدہ ہوا کرتا تھا، جیسا کہ اللہ کریم ان کا یہ جملہ نقل فرماتے ہیں:

﴿هٰٓؤُلَاءِ شُفَعَاءُ نَا عِنْدَ اللّٰهِ﴾

''یہ اللہ کے یہاں ہماری شفاعت کرتے ہیں۔''

اسی طرح ان کا ایک اور جملہ یوں نقل کیا:

﴿مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى﴾

''ہم ان کی عبادت محض اس لئے کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اللہ کے قریب کردیں۔''

نیز فرماتے ہیں:

أَمَّا أَهْلُ الْإِيمَانِ، فَلَيْسَ لَهُمْ غَيْرُ اللّٰهِ دَافِعٌ، وَمِنْهُ تَحْصُلُ الْمَنَافِعُ ...... فَإِنَّ ذِكْرَ مَا لَيْسَ مِنْ شَأْنِهِ النَّفْعُ وَلَا دَفْعُ الضَّرِّ مِنْ نَبِيٍّ وَّمَلَكٍ، وَوَلِيٍّ، وَغَيْرِهِمْ عَلٰى وَجْهِ الْإِمْدَادِ مِنْهُ إِشْرَاكٌ مَعَ اللّٰهِ، إِذْ لَا قَادِرَ عَلَى الدَّفْعِ غَيْرُهُ، وَلَا خَيْرَ إِلَّا

خَيْرُهُ.

''اور جو اہل ایمان ہیں، ان سے مصیبت کو اللہ کے سوا کوئی دور کرنے والا نہیں، اسی سے منفعت حاصل ہوتی ہے۔ کیوں کہ جس کی حیثیت نفع پہنچانے اور تکلیف دور کرنے والے کی نہیں، اس سے مدد طلب کرنے کے لئے اس کا ذکر کرنا اللہ کے ساتھ شرک بن جاتا ہے۔ چاہے وہ نبی ہو، فرشتہ ہو یا ولی ہو یا کوئی دوسرا ہو، کیونکہ اللہ کے سوا تکلیف دور کرنے پر اور نفع دینے پر کوئی قادر نہیں ہے۔''

(سيف الله على من كذب علي أولياء الله، ص 48)

بعض لوگ عبادت کو توسل وشفاعت کا نام دے کر شرک کرتے ہیں، شرکاء کو اولیا اور شفعاء کا نام دیتے ہیں۔

علامہ آلوسی حنفی آیت وسیلہ کے تحت لکھتے ہیں:

اِسْتَدَلَّ بَعْضُ النَّاسِ بِهٰذِهِ الْآيَةِ عَلٰى مَشْرُوعِيَّةِ الْاِسْتِغَاثَةِ بِالصَّالِحِينَ وَجَعْلِهِمْ وَسِيلَةً بَيْنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَبَيْنَ الْعِبَادِ وَالْقَسْمَ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى بِهِمْ بِأَنْ يُّقَالَ : اَللّٰهُمَّ إِنَّا نُقْسِمُ عَلَيْكَ بِفُلَانٍ أَنْ تُعْطِيَنَا كَذَا، وَمِنْهُمْ مَنْ يَّقُولُ لِلْغَائِبِ أَوِ الْمَيِّتِ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ تَعَالَى الصَّالِحِينَ : يَا فُلَانُ ادْعُ اللّٰهَ تَعَالٰى لِيَرْزُقَنِي كَذَا وَكَذَا، وَيَزْعُمُونَ أَنَّ ذٰلِكَ مِنْ بَابِ ابْتِغَاءِ الْوَسِيلَةِ ...... وَكُلُّ ذٰلِكَ بَعِيدٌ عَنِ الْحَقِّ بِمَرَاحِلَ.

وَتَحْقِيقُ الْكَلَامِ فِي هٰذَا الْمُقَامِ أَنَّ الْاِسْتِغَاثَةَ بِمَخْلُوقٍ

وَجَعْلَهٗ وَسِيلَةً بِمَعْنٰى طَلَبِ الدُّعَاءِ مِنْهُ لَا شَكَّ فِي جَوَازِهٖ إِنْ كَانَ الْمَطْلُوبُ مِنْهُ حَيًّا وَّلَا يُتَوَقَّفُ عَلٰى أَفْضَلِيَّتِهٖ مِنَ الطَّالِبِ بَلْ قَدْ يَطْلُبُ الْفَاضِلُ مِنَ الْمَفْضُولِ ...... وَأَمَّا إِذَا كَانَ الْمَطْلُوبُ مِنْهُ مَيِّتًا أَوْ غَائِبًا فَلَا يَسْتَرِيبُ عَالِمٌ أَنَّهٗ غَيْرُ جَائِزٍ وَّأَنَّهٗ مِنَ الْبِدَعِ الَّتِي لَمْ يَفْعَلْهَا أَحَدٌ مِّنَ السَّلَفِ ...... وَلَمْ يَرِدْ عَنْ أَحَدٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ، وَهُمْ أَحْرَصُ الْخَلْقِ عَلٰى كُلِّ خَيْرٍ أَنَّهٗ طَلَبَ مِنْ مَيِّتٍ شَيْئًا .

''بعض لوگوں نے اس آیت سے یہ استدلال لیا ہے کہ صالحین سے استغاثہ کیا جا سکتا ہے اور انہیں اللہ اور بندوں کے درمیان وسیلہ بنایا جا سکتا ہے اور اللہ پر قسم اٹھائی جا سکتی ہے کہ ''اللہ میں آپ کو فلاں کی قسم دیتا ہوں، مجھے فلاں چیز دے دے۔'' بعض لوگ اللہ کے ایسے صالح بندوں کا وسیلہ بناتے ہیں، جو یا تو مر چکے ہوتے ہیں یا پھر وہاں موجود نہیں ہوتے۔ کہتے ہیں: اے فلاں اللہ سے دعا کرو کہ وہ مجھے فلاں فلاں رزق دے اور وہ اسے وسیلہ قرار دیتے ہیں۔ تو یہ سب چیزیں حق سے مختلف مراحل میں بعید ہیں۔ اس سلسلے میں محقق کلام یہ ہے کہ مخلوق سے بایں طور استغاثہ کرنا کہ وہ ہمارے لئے دعا کرے اور ہم اس کی دعا کا وسیلہ بنائیں، تو بلا شک یہ جائز ہے، اگر وہ صالح شخص زندہ ہو، جس کی دعا کا وسیلہ بنایا جا رہا ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ جس سے دعا کے لئے کہا جا رہا ہے، اس کا افضل ہونا ضروری نہیں، مفضول سے بھی کروائی جا سکتی ہے۔ لیکن

اگر کوئی شخص کسی غیر موجود بندے یا فوت شدہ بندے سے دعا کروانے بیٹھ جائے، تو ایک عالم کو اس کے ناجائز ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہوسکتا۔ یہ بدعت ہے، سلف ایسا نہیں کرتے تھے۔ یہ طریقہ صحابہ میں سے کسی سے منقول نہیں، کہ انہوں نے کسی میت سے کوئی چیز طلب کی ہو حالاں کہ وہ خیر پر سب سے زیادہ حریص تھے۔''

(روح المَعاني : 294/3)

① اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾(الفاتحة : 5)

''ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔''

② فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾(المؤمن : 60)

''تمہارا رب کہتا ہے کہ مجھے پکارو، میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔''

③

﴿رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا﴾

(المزمل : 9)

''وہ مشرق اور مغرب کا رب ہے، اس کے سوا کوئی الہ نہیں، اسی کو ہی اپنا کارساز سمجھو۔''

④

﴿أَمْ لَهُمْ آلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِنْ دُونِنَا لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَ أَنْفُسِهِمْ

وَلَا هُمْ مِنَّا يُصْحَبُونَ﴾(الأنبياء: 43)

''کیا ان کے معبود ہیں، جو انہیں ہم سے بچا سکیں، وہ اپنی مدد کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے، نہ انہیں ہم سے پناہ دی جاتی ہے۔''

⑤

﴿إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ﴾(الأنفال: 9)

''(اس وقت کو یاد کرو) جب تم اپنے رب سے مدد مانگ رہے تھے، تو اس نے تمہاری مدد کی۔''

⑥

﴿وَاعْتَصِمُوا بِاللّٰهِ هُوَ مَوْلَاكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيرُ﴾

(الحج: 78)

''اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرو، وہی تمہارا کارساز ہے، وہ کیا ہی خوب کارساز ہے اور کتنا ہی بہترین مددگار ہے۔''

⑦ موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا:

﴿اسْتَعِينُوا بِاللّٰهِ﴾(الأعراف: 128)

''اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو۔''

⑧

﴿أَزِفَتِ الْآزِفَةُ، لَيْسَ لَهَا مِنْ دُونِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ﴾(النجم: 58)

''قیامت قریب ہے، اللہ کے سوا کوئی اس سے بچانے والا نہیں ہے۔''

⑨ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کی بات نقل فرمائی:

﴿حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ﴾(آل عمران : 173)

''ہمیں اللہ ہی کافی ہے اور وہ بہترین نگہبان ہے۔''

⑩

﴿أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ﴾

(النمل : 62)

''کون ہے جو پریشان حال کی دعا سنتا ہے اور اس سے تکلیف دور کرتا ہے۔''

⑪

﴿قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ﴾

(الأعراف : 188)

''کہہ دیجئے کہ میں اپنی ذات کے لئے کسی فائدے اور نقصان کا مالک نہیں، سوائے اس کے جو اللہ چاہے۔''

⑫

﴿قُلْ مَنْ يُنَجِّيكُمْ مِنْ ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ﴾(الأنعام : 63)

''کہہ دیجئے کہ کون ہے، جو تمہیں بحر و بر کے اندھیروں سے نجات دیتا ہے۔''

⑬

﴿قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيكُمْ مِنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ أَنْتُمْ تُشْرِكُونَ﴾

(الأنعام : 64)

''کہہ دیجئے کہ اللہ ان سے اور ہر کرب سے تمہیں نجات دیتا ہے، پھر بھی تم شرک کرتے ہو۔''

⑭

﴿قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُونِهِ فَلَا يَمْلِكُونَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيلًا﴾(بني إسرائيل : 56)

''کہہ دیجئے، بلاوان لوگوں کو جنہیں تم اللہ کے سوا سمجھتے ہو، وہ تم سے تکلیف دور اور تکلیف سے نجات دینے کی طاقت نہیں رکھتے۔''

⑮

﴿قُلْ أَفَرَأَيْتُمْ مَا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ إِنْ أَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كَاشِفَاتُ ضُرِّهِ أَوْ أَرَادَنِي بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكَاتُ رَحْمَتِهِ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُونَ﴾

(الزمر : 38)

''کہہ دیجئے، کیا خیال ہے تمہارا، جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو، اگر اللہ مجھے تکلیف دینا چاہے تو کیا وہ اس تکلیف کو دور کر سکتے ہیں؟ یا اللہ مجھ پر رحمت کرنا چاہے تو کیا وہ اللہ کی رحمت کو روک لیں گے؟ کہہ دیجئے، مجھے اللہ کافی ہے، اسی پر توکل کرنے والے توکل کرتے ہیں۔''

⑯

﴿وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ وَإِنْ يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾(الأنعام : 17)

''اگر اللہ آپ کو تکلیف پہنچائے تو اللہ کے سوا کوئی اس کو دور نہیں کر سکتا اور اگر

وہ خیر پہنچانا چاہے تو وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

⑰

﴿وَمَا بِكُمْ مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ إِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَإِلَيْهِ تَجْأَرُونَ﴾(النحل : 53)

''تمہارے پاس جو بھی نعمت ہے، وہ اللہ کی طرف سے ہے پھر تمہیں جو بھی تکلیف پہنچتی ہے، تو تم اسی کی طرف لوٹتے ہو۔'

⑱

﴿أَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ﴾(الزمر : 36)

''کیا اللہ اپنے بندوں کو کافی نہیں ہے۔''

احادیث:

① سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِسْتَعِنْ بِاللّٰهِ .

''اللہ سے مدد طلب کریں۔''

(صحیح مسلم : 2664)

② نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا:

إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰهَ، وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ .

''جب سوال کریں تو اللہ سے سوال کریں اور جب مدد طلب کریں تو اللہ سے طلب کریں۔''

(مسند الإمام أحمد :307/1، سنن الترمذي : 2516، وسندهٗ صحيحٌ)

③ نبی کریم ﷺ نے مشرکین مکہ کے لیے بددعا کی:

اَللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوسُفَ .

''اللہ ان کے خلاف میری یوں مدد فرما کہ ان پر سات سال تنگی کر دے، جس طرح یوسف علیہ السلام کی قوم پر کی تھی۔''

(صحيح البخاري : 4774، صحيح مسلم : 2798)

④ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو صبح و شام پڑھنے کی یہ دعا سکھائی:

يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيثُ، اَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهٗ، وَلَا تَكِلْنِي إِلٰى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ .

''اے ہمیشہ زندہ اور قائم رہنے والے! تیری رحمت کے واسطے سے سوال کرتی ہوں کہ میرے تمام کام درست فرما، اور پلک جھپکنے کی دیر بھی مجھے نفس کے حوالے نہ کر۔''

(عمل اليوم واللّيلة للنسائي : 570؛ وسندهٗ حسنٌ)

امام حاکم رحمہ اللہ (۱/ ۵۴۵) نے اسے امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے، حافظ منذری رحمہ اللہ (الترغیب والترہیب:/ ۱۱۷) نے ''صحیح'' اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (نتائج الافکار: ۲/ ۳۸۵) نے ''حسن'' قرار دیا ہے۔

⑤ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

كَانَ آخِرَ قَوْلِ إِبْرَاهِيمَ حِينَ أُلْقِيَ فِي النَّارِ : حَسْبِيَ اللّٰهُ

وَنِعْمَ الْوَكِيلُ .

''جب ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تو ان کا آخری قول یہ تھا۔ مجھے اللہ ہی کافی ہے اور وہ بہترین وکیل ہے۔''

(صحيح البخاري : 4564)

⑥ سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جو صبح وشام سات مرتبہ یہ کلمات پڑھتا ہے، اللہ دنیا و آخرت کی پریشانیوں میں اس کے لئے کافی ہو جائیں گے۔

حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ، عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ، وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ .

''مجھے اللہ کافی ہے، اس کے سوا کوئی الہ نہیں، اسی پر میرا توکل ہے اور وہ ہی عرش عظیم کا رب ہے۔''

(عمل اليوم والليلة لابن السني : 72؛ وسندهٗ حسنٌ)

⑦ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ کلمات سکھایا کرتے تھے:

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ .

''نیکی کرنے اور گناہ سے بچنے کی طاقت اللہ کی توفیق سے ہے۔''

(صحيح البخاري : 6409)

علامہ ابن رجب رحمہ اللہ ان کلمات کا مفہوم بیان کرتے ہیں:

إِنَّ الْمَعْنٰى لَا تَحَوُّلَ لِلْعَبْدِ مِنْ حَالٍ إِلٰى حَالٍ، وَّلَا قُوَّةَ لَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ إِلَّا بِاللّٰهِ، وَهٰذِهِ كَلِمَةٌ عَظِيمَةٌ وَهِيَ كَنْزٌ مِّنْ كُنُوزِ

الْجَنَّةِ، فَالْعَبْدُ مُحْتَاجٌ إِلَى الْاِسْتِعَانَةِ بِاللّٰهِ فِي فِعْلِ الْمَأْمُورَاتِ، وَتَرْكِ الْمَحْظُورَاتِ، وَالصَّبْرِ عَلَى الْمَقْدُورَاتِ كُلِّهَا فِي الدُّنْيَا وَعِنْدَ الْمَوْتِ وَبَعْدَهُ مِنْ أَهْوَالِ الْبَرْزَخِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يَقْدِرُ عَلَى الْإِعَانَةِ عَلٰى ذٰلِكَ إِلَّا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ، فَمَنْ حَقَّقَ الْاِسْتِعَانَةَ عَلَيْهِ فِي ذٰلِكَ كُلِّهٖ أَعَانَهُ ...... وَمَنْ تَرَكَ الْاِسْتِعَانَةَ بِاللّٰهِ، وَاسْتَعَانَ بِغَيْرِهٖ، وَكَلَهُ اللّٰهُ إِلٰى مَنِ اسْتَعَانَ بِهٖ فَصَارَ مَخْذُولًا .

''اس کا معنی یہ ہے کہ بندے کو ایک حال سے دوسرے حال میں بدلنے کی طاقت اللہ کی توفیق کے سوا کچھ نہیں، یہ بہت بڑا کلمہ ہے، جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ بندہ احکام پر عمل کرنے ،ممنوعات سے بچنے اور تقدیر پر صبر کرنے میں اللہ کی مدد کا محتاج رہتا ہے۔اسی طرح موت کے وقت، موت کے بعد، برزخ کے خوف کے وقت اور قیامت میں اللہ کی مدد کا محتاج ہوتا ہے۔تو ان معاملات میں اعانت کی طاقت سوائے اللہ کے کسی کے پاس نہیں، جو ان تمام معاملات میں اللہ سے مدد طلب کرے، اللہ اس کی مدد کرتا ہے اور جو اللہ سے مدد طلب کرنا چھوڑ دے اور اس کے غیر سے مدد طلب کرنے لگے، اللہ اس شخص کو اسی پر چھوڑ دیتے ہیں، جس سے وہ مدد مانگ رہا ہے، یوں وہ ذلیل ہو جاتا ہے۔''

(جامع العلوم والحكم :482/1)

عبداللہ بن احمد ابن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كُنْتُ أَسْمَعُ أَبِي كَثِيرًا يَقُولُ فِي سُجُودِهِ : اَللّٰهُمَّ كَمَا صُنْتَ وَجْهِي عَنِ السُّجُودِ لِغَيْرِكَ فَصُنْ وَجْهِي عَنِ الْمَسْأَلَةِ لِغَيْرِكَ، فَقُلْتُ لَهُ : أَسْمَعُكَ كَثِيرًا تَقُولُ فِي سُجُودِكَ فَعِنْدَكَ فِيهِ أَثَرٌ، فَقَالَ لِي : نَعَمْ، كُنْتُ أَسْمَعُ وَكِيعَ بْنَ الْجَرَّاحِ كَثِيرًا مَا يَقُولُ هٰذَا فِي سُجُودِهِ، فَسَأَلْتُهُ كَمَا سَأَلْتَنِي فَقَالَ : نَعَمْ، كُنْتُ سَمِعْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ يَقُولُ هٰذَا كَثِيرًا فِي سُجُودِهِ فَسَأَلْتُهُ كَمَا سَأَلْتَنِي فَقَالَ : نَعَمْ، كُنْتُ أَسْمَعُ مَنْصُورَ بْنَ الْمُعْتَمِرِ يَقُولُ هٰذَا كَثِيرًا .

''میں اپنے بابا سے اکثر سنا کرتا تھا، وہ سجدے میں یوں دعا کرتے۔ اللہ! جس طرح تو نے میرے چہرے کو کسی اور کے سامنے سجدہ کرنے سے محفوظ رکھا، اللہ تو مجھے اسی طرح اپنے سوا کسی اور سے سوال کرنے سے محفوظ رکھ، میں نے عرض کیا: میں آپ کو اکثر یہ بات کہتے ہوئے سنا ہوں، کیا آپ کے پاس اس سلسلے میں کوئی اثر موجود ہے؟ تو فرمانے لگے: جی ہاں، میں وکیع بن جراح کو اکثر سجدوں میں یہی دعا مانگتے دیکھا کرتا تھا، تو میں نے ان سے وہی سوال کیا، جو آپ مجھ سے کر رہے ہیں، تو انہوں نے کہا: میں سفیان ثوری کو اکثر سجدوں میں یہ دعا پڑھتے دیکھا ہے، میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے بتایا میں منصور ن معتمر کو یہ دعا کرتے اکثر سنا کرتا تھا۔''

(حلية الأولياء لأبي نعيم : 233/9، وسندهٗ حسنٌ)

شیخ الاسلام، ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مِنْ هٰؤُلَاءِ مَنْ يَسْتَغِيثُ بِمَخْلُوقٍ إِمَّا حَيٌّ أَوْ مَيِّتٌ سَوَاءٌ كَانَ ذٰلِكَ الْحَيُّ مُسْلِمًا أَوْ نَصْرَانِيًّا أَوْ مُشْرِكًا فَيَتَصَوَّرُ الشَّيْطَانُ بِصُورَةِ ذٰلِكَ الْمُسْتَغَاثِ بِهٖ وَيَقْضِي بَعْضَ حَاجَةِ ذٰلِكَ الْمُسْتَغِيثِ فَيَظُنُّ أَنَّهٗ ذٰلِكَ الشَّخْصُ أَوْ هُوَ مَلَكٌ عَلٰى صُورَتِهٖ وَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ أَضَلَّهٗ لَمَّا أَشْرَكَ بِاللّٰهِ كَمَا كَانَتْ الشَّيَاطِينُ تَدْخُلُ الْأَصْنَامَ وَتُكَلِّمُ الْمُشْرِكِينَ .

''ان میں سے بعض تو وہ ہیں، جو مخلوق سے استغاثہ کرتے ہیں، چاہے وہ زندہ ہو یا مردہ، حتی کہ وہ یہ بھی نہیں دیکھتے کہ یہ زندہ شخص مسلمان ہے یا نصرانی ہے یا مشرک ہے، تو شیطان اس شخص کی صورت میں مانگنے والوں کی بعض حاجات پوری کر دیتا ہے۔ تو وہ سمجھنے لگتے ہیں کہ وہ شخص خود ہے یا اس کی شکل میں کوئی فرشتہ آ گیا ہے، حالاں کہ وہ شیطان ہوتا ہے جو اسے اللہ کے ساتھ شرک میں گمراہ کر دیتا ہے۔ جیسا کہ شیاطین بتوں میں داخل ہو جاتے تھے اور مشرکین سے کلام کیا کرتے تھے۔''

(الفرقان بين أولياء الرحمن وأولياء الشيطان، ص 429)

نیز فرماتے ہیں:

قَدْ مَضَتْ السُّنَّةُ أَنَّ الْحَيَّ يُطْلَبُ مِنْهُ الدُّعَاءُ كَمَا يُطْلَبُ مِنْهُ

سَائِرُ مَا يَقْدِرُ عَلَيْهِ، وَأَمَّا الْمَخْلُوقُ الْغَائِبُ وَالْمَيِّتُ فَلَا يُطْلَبُ مِنْهُ شَيْءٌ.

''اس پر سنت گزر چکی ہے کہ زندہ شخص سے دعا طلب کی جاسکتی ہے، جیسے اس سے دیگر وہ چیزیں طلب کی جاسکتی ہیں، جن پر وہ قدرت رکھتا ہے۔ البتہ غائب مخلوق یا میت سے کوئی چیز طلب نہیں کی جاسکتی۔''

(مجموع الفتاوی: 344/1)

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مِنْ أَنْوَاعِهِ طَلَبُ الْحَوَائِجِ مِنَ الْمَوْتٰى، وَالِاسْتِغَاثَةُ بِهِمْ، وَالتَّوَجُّهُ إِلَيْهِمْ، وَهٰذَا أَصْلُ شِرْكِ الْعَالَمِ، فَإِنَّ الْمَيِّتَ قَدِ انْقَطَعَ عَمَلُهٗ، وَهُوَ لَا يَمْلِكُ لِنَفْسِهٖ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا، فَضْلًا عَمَّنِ اسْتَغَاثَ بِهٖ وَسَأَلَهٗ قَضَاءَ حَاجَتِهٖ، أَوْ سَأَلَهٗ أَنْ يَشْفَعَ لَهٗ إِلَى اللّٰهِ فِيهَا، وَهٰذَا مِنْ جَهْلِهٖ بِالشَّافِعِ وَالْمَشْفُوعِ لَهٗ عِنْدَهٗ.

''شرک کی قسموں میں سے ایک تو مردوں سے حاجات طلب کرنا ہے، ان سے استغاثہ کرنا اور ان کی طرف توجہ کرنا ہے۔ یہ عالم میں شرک کی اصل ہے۔ کیوں کہ میت کا عمل منقطع ہو چکا ہے، تو وہ اپنے نفس کے لئے نفع ونقصان کی مالک نہیں ہوتی، کجا وہ اس کو نفع ونقصان دے، جو اس سے مانگ رہا ہے یا اس سے سوال کر رہے کہ وہ اللہ سے اس کے لئے شفاعت طلب کرے، تو یہ کام وہ جہالت کی وجہ سے کرتا ہے، اسے نہیں معلوم کہ شفاعت کون کرتا ہے اور کس

سے کی جاتی ہے۔“

(مدارج السالکین :346/1)